ادارہ

افکار و تاثرات بنام مدیر

مجموعہ مکاتیب مشاہیر...... قدر شناسوں کی نظر میں

حضرت مولانا محمد زرولی خان، مہتمم وشیخ الحدیث جامعہ احسن العلوم گلشن اقبال

جناب اشرف علی خان صاحب (ڈی سی ایبٹ آباد)

مولانا حسین احمد ابن شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد فرید

حاجی جاوید، اکوڑہ خٹک

گرامی قدر عالی المرتبت استاد العلماء وشیخ الفضلاء محدث زمانہ، بادشاہ تحریر وصحافت زعیم ملت ہمارے محسن اور کریم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم وزیدت عنایاتکم الجمیلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ماہنامہ "الحق" کے شمارے سے آپ کے گراں قدر اور یادگار زمانہ عظیم اور ضخیم مشاہیر کا پتہ چلا۔ بعد میں ایک کرم فرما کی توجہ سے پانچوں جلدیں دیکھنے کا چند گھنٹوں میں دیکھنا نصیب ہوا۔ مشاہیر درحقیقت دفاترِ علم گنجینہ ہائے علوم اور تذکار اسلاف کا فرہنگ لاثانی ہے۔

زفرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگری　　کرشمہ دامن ترمی کشد کہ جا اینجا است

علم وعرفان کے لازوال سلاسل یادداشتوں کے کڑے مگر دلربا اسفار، کبار اور اجلہ زمانہ کے حسن تذکار اور سربستہ علوم و حکم کے آشکارا اور واشگاف نظارے، ایسے کثیر اور غذیر رنگ ڈھنگ میں بیش بہا موتیوں کی طرح جمیل پیرائے میں پروئے گئے ہیں کہ زبان توصیف سے اور قلم شکر شاکر سے عاجز اور درماندہ ہیں۔

یہاں تک بڑھ گئے وارفتگی شوق کے نظارے　　حجابات نظر سے پھوٹ نکلا حسن جانانہ

"مشاہیر" جیسے جیسے دیکھا گیا خوشی اور دلبستگی کے ابحر موجزن ہوئے اور آپ کی مثالی یادداشتیں ان گنت احسانات جس کے پیش نظر امت کو یہ درد اور یواقیت مجترہ بحر زخار کے ساحل ساکن سے معمولی سیر وتفریح کے آشناء روش سے نصیب ہو رہے ہیں۔ ماھی ہاول ہر کتنکم یا آل اہی ہکر

اتنا ہوں تیری خیر کا شرمندہ احسان　　سر میرا تیرے سر کی قسم اٹھ نہیں سکتا

شروع میں دریچوں کے اندر حضرت الاستاذ مقتنم زمانہ راحیل آخرت میرے سید وسند حضرت مولانا عبدالحنان صاحب نوراللہ مرقدہ کی ایک بیش بہا تحریر اصلی شکل میں ثبت ہے مگر عکس محولہ مقام پر نہ مل سکا؟ کتاب پر تفصیلی تبصرہ ان شاءاللہ تعالیٰ ''الاحسن'' میں آئیگا۔ یہ چند سطریں عملۃ المسعو فرلشیخ الاجل والاستاذ الانجل کے طور پر تحسین تشکر اور آفرین کارنامے کے طور پر پیش خدمت ہیں۔ گر قبول افتدز مادر زندگی یک جو نیاز چوں سلیمان سرنہ پیچد دیوازفرمان ما شاہکار تصنیف مشاہیر کی نشر واشاعت اور اہل اور اصل حضرات تک پہونچنے کے باوجود ہم جیسے دور افتادہ کم مایہ اور افتادہ ازنظر بزرگان تک اس کا نہ پہونچنا قدرے تحیر اور افسوس کا باعث ہے۔ جس کا گلہ محفوظ رہے گا۔

یہ تو قسمت میں کہاں تھا کہ کروں کسب کمال بے کمالی میں بھی افسوس کے کامل نہ ہوا

الرکتاب کا نام صرف مشاہیر کی بجائے ''مکاتیب مشاہیر'' ہوجاتا تو زیادہ موزوں تھا تلک حاجۃ فی نفس یعقوب قضاھا اللہ تعالیٰ اپنے لطف واحسان سے یہ عظیم سعی اور یہ زریں کاوشیں اور بیش بہا محنتیں اور لازوال قربانیاں علم وتحقیق کی کائنات میں اس عظیم ذخیرے کے زدیات واضافہ پر اللہ تعالیٰ حضرت والا کیلئے دونوں جہانوں کی سعادت اور سرخروئی اور اجر عظیم کا باعث بنائے اور جن اہل حق علماء اجلہ صلحا سلف مفاخر خلف محدثین، مفسرین، فقہاء ومجتہدین، اولیاء اور ہدین، خیر السلاطین و نابغہ ملوک اور عمائدین اور دیگر ارباب علم اور حضرات تحقیق اور شناوران صحافت اور شاکرین سانات اور دیگر قدردانوں کیلئے اللہ تعالیٰ خیر ذخر اور عمل شافع مشفع بنائے۔ امین۔

سلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین

رگوارم مولانا انوار الحق صاحب اور حاجی اظہار الحق سلمہا اللہ کو دعوات وتسلیمات مسنونہ عریضہ خدمت ہوں

عاجز ودرماندہ محتاج دعا : محمد زرولی خان عفی اللہ عنہ

خادم جامعہ عربیہ احسن العلوم وخادم حدیث وتفسیر وافتاء گلشن اقبال کراچی

بزرگوارم محترم استاد العلماء جناب مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم! مزاج شریف۔ امید ہے بخیریت ہوں گے۔ پہلے خط کے جواب پر شکریہ۔ اللہ پاک ایمان علم عمر اور قلم میں داباقت وبرکت عطا فرمائیں۔ امین۔ ___ جون ۲۰۱۱ء کا ماہنامہ ''الحق'' صفحہ ۴ پر مضمون ''مشاہیر کتاب کا پیش لفظ'' زیر مطالعہ رہا۔ حقیقت یہ ہے کہ قلم کا صحیح حق ادا کیا ہے۔ قلم وقرطاس، خط وکتابت کی اہمیت حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک انسان کو ''حیوان ناطق'' سے ''حیوان کاتب'' کا اعزاز دیا ہے۔ مضمون نہ صرف علمی دینی اور معلوماتی ہے بلکہ اس میں اردو لغت کے بلند پایاں الفاظ، تشبیہ، استعارے، ریفرنس نے اس کو چار چاند لگادیئے ہیں۔ یہ اردو ادب کا ایسا گلدستہ مضامین ہے جس میں لکھنوی، دہلوی دکنی اردو لغت کے الفاظ چمکتے ہوئے ہیرے جواہرات کا نظارہ پیش